Sunday, June 18, 2017

انٹرویو: پاکستان بیت المال کے مینیجنگ ڈائریکٹر، بیرسٹر عابد وحید شیخ سے خصوصی گفتگو

سویٹ ہومز کے 35 مراکز میں 4 ہزار یتیم بچوں کو صحت افزاء ماحول مل رہا ہے، کینسر اور دوسری موذی بیماریوں کے علاج معالجے کے لیے 6 لاکھ روپے سے زاید ادا کیے جاتے ہیں

انٹرویو: واصف ناگی، ارشد جیلانی (لاہور)

عکّاسی: عبدالحمید

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے مُلک کی نصف سے زاید آبادی خطِ غُربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے، حالاں کہ جہالت، بدامنی اور دہشت گردی سمیت دیگر تمام سماجی برائیاں مفلسی ہی کے بطن سے جنم لیتی ہیں، جب کہ عوام کی خوش حالی مُلک کی بقا اور امن و سلامتی کی ضامن ہوتی ہے۔ پاکستان بیت المال کے مینیجنگ ڈائریکٹر، بیرسٹر عابد وحید شیخ، خدمت اور فلاح و بہبود کا جذبہ لیے غُربت کے خاتمے کے لیے پُرعزم ہیں اور پاکستان سویٹ ہوم پراجیکٹ کو مزید ترقّی دینے کے بھی خواہش مند ہیں، جہاں وہ یتیم بچّوں کی پرورش کر رہے ہیں۔ بیرسٹر عابد وحید نے پنجاب یونی ورسٹی، لاہور سے گریجویشن، یونی ورسٹی آف لندن سے ایل ایل بی (آنرز) اور برطانیہ ہی سے بار وکیشنل کورس کیا۔ انہوں نے ٹرائل اور اپیلٹ کورٹس میں بہ طور فوج داری وکیل بھی خدمات انجام دیں اور ان کے کریڈٹ پر کئی مشہور مقدمات ہیں۔ نیز، ان کے مختلف موضوعات پر لکھے گئے مضامین اخبارات میں شایع ہوچکے ہیں۔ گزشتہ دنوں پاکستان بیت المال کے حوالے سے ہماری اُن سے خصوصی بات چیت ہوئی، جو نذرِ قارئین ہے۔

س: پاکستان بیت المال کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

ج: پاکستان بیت المال کا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت ہے اور احساسِ ذمّے داری، حُسنِ سلوک اور بھائی چارہ وہ روشن چراغ ہیں کہ جن کی مدد سے ہم کئی گُل ہوتے دیے پھر سے روشن کرسکتے ہیں اور ایک ایسے مضبوط معاشرے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں کہ جو مُلکی ترقّی کا ضامن ہو۔ ہم رمضان المبارک میں اس ماہِ مقدّس کی رُوح کے عین مطابق غرباء کے مسائل حل کرنے اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوشاں اور دُعاؤں کے طلب گار ہیں۔

س: پاکستان بیت المال کی ترقّی میں حکومت کا کیا کردار ہے؟

ج: پاکستان بیت المال کی خدمات کا سلسلہ 25 سال سے زاید عرصے پر محیط ہے۔ یہ ادارہ وفاق کی علامت سمجھا جاتا ہے اور ضلعی سطح تک اس کے دفاتر موجود ہیں۔ وزیرِ اعظم، میاں محمد نواز شریف نے 1992ء میں اپنے پہلے دَورِ حکومت کے دوران اس کی بنیاد رکھی، تاکہ مُلک بَھر میں بسنے والے نادار اور محروم افراد کو بے بسی اور مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر اُن کے دُکھوں کو مداوا کیا جاسکے۔

س: ادارے کے سربراہ کے طور پر آپ کا کیا مِشن ہے؟

ج: آج سے تقریباً چار برس قبل جب مَیں اس ادارے کا مینیجنگ ڈائریکٹر بنا، تو مَیں نے خدمات میں شفافیت اور اُن کی غریب افراد تک رسائی کے فارمولے کو بنیاد بنا کر اپنے سفر کا آغاز کیا۔ مُلک کے دُور دراز اور پس ماندہ ترین علاقوں میں بسنے والے مستحقین ہمارا ہدف ہیں اور ادارے کے دائرۂ کار میں وُسعت ہماری ترجیح۔ میری پوری کوشش ہے کہ مُلک کے ہر کونے میں موجود غریب و لاچار افراد کی امداد پاکستان بیت المال کے ذریعے ہو اور ان شاء اللہ ہم مستقبل میں اپنے اس مقصد میں کام یاب بھی ہوجائیں گے۔

س: کیا بیت المال کی رقم واقعی مستحقین تک پہنچ رہی ہے؟

ج: جب ہم کسی علاقے میں کوئی سویٹ ہوم، دست کاری اسکول یا چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے کوئی درس گاہ قائم کرتے ہیں، تو مقامی اخبارات میں اشتہارات شایع کروانے کے ساتھ اعلانات بھی کرواتے ہیں، تاکہ مستحقین ہم سے رابطہ کرسکیں۔ اس کے علاوہ چائلڈ سپورٹ پروگرام کے تحت بچّوں کے اندراج کے لیے بھی اشتہاری اور آگہی مُہم چلائی جاتی ہے۔ نیز، مُلک کے کسی بھی حصّے سے ہمارے ہیڈ آفس میں قائم کردہ ہیلپ لائن نمبر 0800-66666 پر رابطہ کرکے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے، جب کہ ادارے کی ویب سائٹ www.pbm.gov.pk پر تمام منصوبوں کے فارمز بھی دست یاب ہیں۔ الحمدللہ، پاکستان بیت المال ذات پات، جنس، مذہب اور سیاست سے بالاتر ہو کر دُکھی عوام کی خدمت کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مُلک کی تمام تر سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر اس ادارے کی کار کردگی کو سراہا ہے اور اب تک کسی بھی جماعت نے پاکستان بیت المال کے منصوبوں کی شفافیت پر کسی قسم کے تحفّظات کا اظہار نہیں کیا۔ پاکستان بیت المال کی ایک ایک پائی اس کے حق داروں تک پہنچانا میرا اوّلین مقصد ہے اور یہ امداد وضع کردہ معیار کے مطابق ہی مستحق افراد تک پہنچائی جاتی ہے۔ اس معیار کو جانچنے کے لیے ضلعی سطح پر انکوائری افسران تعینات ہیں، جو جانچ پڑتال کے بعد مستحق افراد کا تعیّن کرتے ہیں۔

س: یہ تاثر عام ہے کہ بیت المال سے صرف سفارشی افراد ہی فائدہ اُٹھا رہے ہیں؟

ج: پاکستان بیت المال میں سفارشی کلچر قصّۂ پارینہ ہوچکا۔ صدر دفتر میں جدید ترین کمپیوٹرائزڈ سہولت سینٹر قائم کیا گیا ہے، جہاں "پہلے آیئے، پہلے پایئے" کی بنیاد پر مستحقین کی دادرسی کی جاتی ہے۔ ادارے میں اسی اصول کے تحت ون ونڈو سیل بھی قائم کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک وہ شخص وی آئی پی ہوتا ہے کہ جس کی کوئی سفارش نہیں ہوتی اور وہ مستحق بھی ہوتا ہے۔ کسی مستحق اور لاچار شخص کی داد رسی کی سفارش تو کسی حد تک جائز ہے، لیکن مَیں غیر مستحق افراد کی مدد کے لیے بڑی سے بڑی سفارش کو بھی بے باکی سے رَد کردیتا ہوں

س: سویٹ ہومز قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟

ج: ''سویٹ ہوم'' میرے پیش رو، زمرد خان کی کاوش ہے اور سیاسی مخالفت کے باوجود میں نے اُن کے اس منصوبے کو ملک کے لیے مفید سمجھا اور اسے پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ ہمارے ادارے نے 2010ء سے یتیم بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت کی ذمے داری اپنے ذمے لے رکھی ہے اور گزشتہ چار برسوں کے دوران مختلف اضلاع میں 9 نئے مراکز قائم کر دیے گئے ہیں اور اب ان مراکز کی کُل تعداد 35 تک پہنچ چکی ہے، جہاں تقریباً 4 ہزار بچے صحت افزاء ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت 4 سے 6 سال تک کے یتیم اور بے سہارا بچوں کا اندراج پاکستان سویٹ ہوم میں کیا جاتا ہے، جہاں وہ گریجویشن تک مقیم رہتے ہیں۔ ان مراکز میں بچوں کی پرورش بہترین ماحول میں کی جاتی ہے اور انہیں مفت رہائش سمیت مفت لباس، خوراک اور تمام تر بنیادی ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کے ساتھ علاقے کے بہترین اسکول میں تعلیم بھی دلوائی جاتی ہے۔ نیز، ایک صحت افزاء ماحول میں ان کی نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں کا خیال بھی رکھا جاتا ہے اور ان کی شخصیت کو باوقار اور بااعتماد بنانے کے لیے انہیں بہترین مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ ان مراکز میں دہشت گردی کے نتیجے میں لاوارث ہونے والے بچے بھی مقیم ہیں اور یہ آیندہ نسلوں کو غربت کے اندھیروں سے نکالنے اور انہیں ملک دشمن عناصر کا آلۂ کار بننے سے بچانے کے لیے ایک بہترین منصوبہ ہے، جس کے مثبت ثمرات روشن اور مضبوط پاکستان کی صورت میں سامنے آئیں گے۔

س: آپ کے ذہن میں ''گرینڈ ہومز'' بنانے کا آئیڈیا کیسے آیا؟

ج: یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہم گزشتہ چند برسوں سے اپنی اُن خاندانی روایات اور اقدار سے دُور ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ جن پر کبھی ہم فخر کیا کرتے تھے اور ہماری اس بے حسی نے ہمارے بزرگوں کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ کسی عمر رسیدہ فرد کی اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں بے توقیری مجھے دُکھی کر دیتی ہے۔ میرے نزدیک ہمارے بزرگ ہی ہمارا اثاثہ ہیں اور اُن کی خدمت اور دیکھ بھال ہمارا فرض ہے۔ میں ایسے عمر رسیدہ افراد کی بے بسی اور بے چارگی کا تماشا نہیں دیکھ سکتا تھا اور اسی لیے گرینڈ ہومز کے منصوبے کا آغاز کیا کہ جہاں لاوارث اور عمر رسیدہ افراد کو بالکل گھر جیسا ماحول، خوراک اور طبّی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

س: نئی حکومت آتے ہی بیت المال کا ایم ڈی تبدیل ہو جاتا ہے۔ کیا اس ادارے کو سیاست سے الگ نہیں ہونا چاہیے؟

ج: وزیرِ اعظم، میاں نواز شریف اداروں کی بہترین کارکردگی پر یقین رکھتے ہیں اور حکومتی امور میں شفافیت کے اصول پر عمل پیرا ہیں۔ اسی اصول کے پیشِ نظر وہ اداروں کے سربراہان کے چناؤ میں خاصے محتاط رہے ہیں۔ انہیں بیت المال کے ایم ڈی کے لیے ایک ایسے شخص کی تلاش تھی کہ جو جذبۂ خدمت سے سرشار اور فلاحی سرگرمیوں میں خاطر خواہ تجربے کا حامل ہو۔ سو، انہوں نے میرے خاندان کے بے داغ ماضی اور فلاحی میدان میں خدمات کی قدر کرتے ہوئے اس منصب کے لیے مجھے منتخب کیا اور ملک سے غربت کے خاتمے کے لیے اہم اہداف میرے سامنے رکھے۔ میں ان اہداف کو پورا کرنے کے لیے شب و روز محنت کر رہا ہوں اور اپنی تمام تر قوت اور صلاحیتوں کے ساتھ ملک کے محروم طبقات کی بحالی کے لیے مصروفِ عمل ہوں۔ میں یہ خدمات ایک مشن کے طور پر انجام دے رہا ہوں اور ان کے عِوض پاکستان بیت المال سے ایک پائی بھی وصول نہیں کرتا۔

س: پاکستان بیت المال کا سالانہ بجٹ کتنا ہے؟

ج: ادارے کے بجٹ میں ہر سال بہ تدریج اضافہ اسی بات کا عملی ثبوت ہے کہ موجودہ حکومت عام آدمی کے مسائل حل کرنے کے

لیے عملی اقدامات پر یقین رکھتی ہے۔ جب مَیں نے بہ طور ایم ڈی، پاکستان بیت المال ذمّے داری سنبھالی تھی، تو اس ادارے کا بجٹ صرف 2ارب روپے تھا۔ تاہم، دائرۂ کار میں روز بہ روز اضافے اور اس کے مؤثر ہونے کی وجہ سے پچھلے مالی سال کے دوران ادارے کے بجٹ میں100فی صد اضافہ کیا گیا، جب کہ حالیہ بجٹ میں50فی صد سے زاید اضافہ کیا گیا ہے، جس کے بعد اب ادارے کا بجٹ6ارب روپے ہو جائے گا۔

س: کیا حکومت بیت المال کی سرپرستی کرتی ہے؟

ج: وزیرِ اعظم، میاں نواز شریف نے ہمیشہ مُلک کے پس ماندہ طبقات کی بحالی کی بات کی ہے اور وہ ان کا معیارِ زندگی بہتر کرنے کے لیے فکر مند رہتے ہیں۔ وہ اکثر مجھ سے رابطے میں رہتے ہیں اور مختلف فلاحی منصوبوں کو مزید مؤثر بنانے اور نئے منصوبوں کی تشکیل میں اُن کی رہنمائی ہمیشہ میرے ساتھ رہی ہے۔ تھیلیسیمیا کے مستحق و نادار مریضوں کے مفت علاج کے لیے پاکستان تھیلیسیمیا سینٹر کا قیام، گریٹ ہومز کا قیام، خواتین کے مراکز کی اپ گریڈیشن اور مزید مراکز کا قیام، سویٹ ہوم کے دائرۂ کار میں اضافہ، چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے بچّوں کے اسکولز کی تعداد میں اضافہ، آپریشن ضربِ عضب کی کام یابی کے بعد باجوڑ ایجینسی میں پہلے پی بی ایم اسکول کا قیام، معذوروں کی بحالی کے منصوبے، کینسر، امراضِ قلب، ہیپاٹائٹس اور گُردے کے امراض میں مبتلا غریب مریضوں کے فوری علاج کے بندوبست اور ادارے کو شفاف اور متحرّک بنانے کے لیے ای گورنینس اور بائیو میٹرک نظام متعارف کروانے جیسی اہم کام یابیاں حکومتی سرپرستی اور رہنمائی ہی سے ممکن ہوئی ہیں۔

س: پاکستان بیت المال کے دفاتر ڈویژنل سطح پر ہیں یا ضلعی سطح پر؟

ج: پاکستان بیت المال کے دفاتر آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت مُلک کے ہر ضلعے میں قائم ہیں، جب کہ ہر صوبائی دارالحکومت میں اس کے ذیلی صدر دفاتر بھی موجود ہیں۔

س: کینسر جیسے موذی مرض کے علاج کے لیے بیت المال ایک مریض کی کتنی مالی مدد کر سکتا ہے؟

ج: کینسر اور دوسری بیماریوں کے علاج کے لیے پاکستان بیت المال کی جانب سے6لاکھ روپے ادا کیے جاتے ہیں، جب کہ اسپتال کی طرف سے مزید ضرورت کے پیشِ نظر یہ امداد بڑھائی بھی جا سکتی ہے۔

س: کوئی ایسا مریض کہ جسے بیت المال کی امداد سے نئی زندگی ملی ہو؟

ج: پاکستان جیسے ترقّی پزیر مُلک کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں نادار افراد میرے دفتر آتے ہیں اور مَیں اُن کے مسائل حل کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ ہمارے ادارے کی جانب سے علاج معالجے کا بندوبست ہونے کے بعد آج کینسر کے وہ ہزاروں مریض، جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چُکے تھے، صحت مند اور خوشیوں بَھری زندگی بسر کر رہے ہیں۔

س: اب تک کتنے مریض بیت المال کی امداد سے مستفید ہو چُکے ہیں؟

ج: پاکستان بیت المال کی وجہ سے لاکھوں خاندان مایوسی اور محرومی کے اندھیروں سے نکل کر پُر مسرّت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہزاروں خواتین خود انحصاری کے سفر پر گام زن ہو کر اپنے اور اپنے خاندان کی کفیل بن چُکی ہیں، ہزاروں بچّے چائلڈ لیبر سے نجات پا کر تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں اور ان میں سے کئی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ عُہدوں پر فائز ہیں۔

س: کیا آپ کے ادارے میں کبھی کرپشن کا کوئی کیس سامنے آیا؟

ج: نظام میں بہتری اور تقسیمِ کار کے مؤثر نظام کی بہ دولت اب تک کرپشن کا کوئی کیس سامنے نہیں آیا۔ دراصل، مَیں نے پہلے دن سے یہ تہیّہ کر رکھا ہے کہ ادارے کی ایک پائی بھی غلط استعمال نہیں ہو گی اور کرپشن پر کوئی سمجھوتا نہیں ہو گا۔ ہمارے ادارے میں بد عنوانی کے خاتمے کے لیے کمپیوٹرائزڈ نظام متعارف کروایا گیا ہے اور تقسیمِ کار کو بائیو میٹرک نظام کی مدد سے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ ادارے میں مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن کا شعبہ متحرّک کر دیا گیا ہے، جس کی ٹیمیں متعلقہ اسپتالوں کا دورہ بھی کرتی ہیں، تا کہ اس بات کی جانچ پڑتال کی جا سکے کہ ادارے سے جاری کردہ رقم سے علاج معالجے میں کوتاہی تو نہیں برتی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہر انکوائری افسر کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ سائلین کی میرٹ پر انکوائری کرے اور اس سلسلے میں کسی قسم کا دباؤ قبول نہ کرے۔

س: کیا بیت المال کا بھی آڈٹ ہوتا ہے؟

ج: پاکستان بیت المال میں ہر سال باقاعدگی سے آڈٹ ہوتا ہے، جو بعد ازاں قائمہ کمیٹی میں پیش ہوتا ہے۔ قائمہ کمیٹی نے ادارے کی شفافیت کو سراہا ہے اور تمام جماعتوں نے متفقہ طور پر ادارے کی کارکردگی کو بہترین تسلیم کیا ہے۔

س: مُلک سے غربت کے خاتمے کے لیے پاکستان بیت المال سمیت سیکڑوں ادارے کام کر رہے ہیں، مگر غربت ختم کیوں نہیں ہوتی؟

ج: اس کے لیے اداروں کے ساتھ ہم سب کو بہ حیثیتِ پاکستانی اور مسلمان اپنی ذمّے داری پوری کرنا ہو گی۔ ہر کام حکومت پر چھوڑنے کی بہ جائے خود مسائل کے حل کے لیے میدانِ عمل میں آنا ہو گا اور اجتماعی سوچ میں بہتری لانا ہو گی۔